قادیانی ڈائریکٹر کا عجیب وغریب دعویٰ

محمد عطاء اللہ صدیقی

قادیانی جماعت کی سپریم کونسل کے ڈائریکٹر مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے کہ ہم قرآن کو آخری کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں اور قرآن وحدیث پر عمل کو اپنا فرض سمجھتے ہیں لیکن ۱۹۷۴ء میں نام نہاد پارلیمنٹ اور نام نہاد صدر نے ہمیں آئینی طور پر غیر مسلم قرار دے کر بڑی زیادتی کی۔ بھٹو نے ہمیں غیر مسلم قرار دیا جبکہ ضیاء الحق نے ۱۹۸۴ء میں پابندی لگا کر اسے عروج تک پہنچا دیا۔ گڑھی شاہو کی عبادت گاہ میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے اُنھوں نے کہا کہ کوئی مانے نہ مانے ہمیں مسلمان کہلانے کا حق اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور یہ حق ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ تمام احمدی محبّ وطن ہیں اور اُنھوں نے پاکستان کے لیے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ دوسری طرف کلمہ طیبہ پڑھنے اور اسلام علیکم کہنے پر ہمیں سالوں کی سزائیں سنائی گئیں۔ مرزا غلام احمد نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے، اذان دینے نہیں دی جاتی۔ حتیٰ کہ قرآن مجید کی آیات تک لکھنے کی اجازت نہیں۔ اُنھوں نے کہا ہم اقلیت نہیں بلکہ مسلمان ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور کسی کی مجال نہیں کہ وہ ہم سے یہ حق چھین سکے۔ [نوائے وقت: ۳۱ مئی ۲۰۱۰ء]

نوائے وقت نے بجا طور پر قادیانی جماعت کے ڈائریکٹر کے اس بیان کو ''عجیب وغریب دعویٰ'' قرار دیا ہے۔ یہ بیان ایک آئینہ ہے جس میں قادیانیوں کی حقیقی سوچ کا واضح عکس دیکھا جاسکتا ہے، قادیانی اقلیت کی یہی وہ سوچ ہے جس نے پاکستان میں ان کے لیے مسائل پیدا کیے ہیں اور وہ پاکستانی معاشرے میں ابھی تک اپنے آپ کو ایڈجسٹ نہیں کر سکے۔ ان کی اس غلط اور غیر حقیقت پسندانہ سوچ نے پاکستان کے مسلمانوں اور حکومت کو بھی شدید آزمائش میں ڈال رکھا ہے۔ جب تک وہ اس سوچ کو نہیں بدلتے، موجودہ صورت حال میں تبدیلی کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اس صورت حال کے پیدا ہونے میں زیادہ تر کردار قادیانیوں نے ادا کیا ہے لیکن وہ ہمیشہ سے مسلمانوں کو الزام دیتے آئے ہیں کہ وہ ان پر بہت ظلم کررہے ہیں۔

ایں ہمہ آوردۂ تست

۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیا تھا، قادیانی اسے ''بڑی زیادتی'' سمجھتے ہیں۔ ہماری رائے میں اس فیصلے کو ''زیادتی'' قرار دینا ہی سب سے بڑی زیادتی ہے۔ قادیانی امت کے بانی مرزا غلام احمد کی تحریریں، کتابیں، الہامات، بیانات، الزامات اور دعوے اور پھر اُس کے نام نہاد خلفاء کے عقائد و بیانات اگر جعلی اور خود ساختہ نہیں ہیں، تو پھر تو قادیانیوں کو ''مسلمان'' سمجھنے والوں کو اپنے آپ کو ''غیر مسلم'' قرار دیے بغیر چارہ نہیں تھا۔ یا تو

قادیانی ''مسلمان'' ہیں یا پھر وہ لوگ جو مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت پر یقین نہیں رکھتے، وہ مسلمان ہیں۔ یہ دونوں بیک وقت مسلمان نہیں ہو سکتے۔ آخر دنیا کی کون سی منطق اور عقلی دلیل ہے جو اسلام کی اصل تعلیمات اور قرآن وسنت پر ایمان رکھنے والے اربوں مسلمانوں کو محض اس بناء پر ''غیر مسلم'' قرار دے کہ وہ ایک جھوٹی نبوت کے دعویدار کے دعوؤں کو جھٹلاتے ہیں۔ کیا یورپ کے عیسائیوں نے نئے فرقے ہارمن کے اس دعوے کو تسلیم کر لیا تھا کہ جوزف سمتھ کو بھی نبی ماننے والے حق پر ہیں اور صحیح معنوں میں عیسائی وہ ہیں، مگر رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ سچے عیسائی نہیں ہیں کیونکہ وہ جوزف سمتھ کو نبی نہیں مانتے، نہ ہی اس کی تعلیمات پر ایمان رکھتے ہیں۔

پریس کانفرنس میں عجیب وغریب دعوے کرنے والے قادیانی جماعت کے ڈائریکٹر کیا اس بات کی تردید کر سکتے ہیں کہ ان کے مسیح موعود اور ظلّی وبروزی نبوت کے مدعیِ کاذب نے بارہا تحریر کیا تھا کہ ان کو نہ ماننے والے ''کنجریوں کی اولاد'' ہیں۔ (نقل کفر، کفر نہ باشد)

جب وہ اپنے ساتھ ہونے والی ''بڑی زیادتی'' کا رونا روتے ہیں اور اپنے آپ کو بہت بڑا مظلوم بنا کر پیش کرتے ہیں تو انہیں ان ننگے اور ناقابل تردید حقائق کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ خدا کا شکر ہے کہ آج کے مرزا غلام احمد جس پارلیمنٹ کو ''نام نہاد'' کہتے ہیں، وہ مذہبی جماعتوں کے ارکان پر مبنی نہیں تھی۔ اس پارلیمنٹ میں اکثریت پیپلز پارٹی سے وابستہ ارکان کی تھی جنہوں نے سوشلزم کو اپنی معیشت قرار دے رکھا تھا۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ارکان تھے جو جانے پہچانے مارکسٹ اور کیمونسٹ تھے۔ پیپلز پارٹی کی قیادت بشمول جناب ذوالفقار علی بھٹو اور دیگر ارکان اسمبلی، سب کا دعویٰ تھا کہ وہ لبرل، ترقی پسند اور سیکولر ہیں۔ حکومت کی طرف سے اُس وقت کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے پارلیمنٹ کے سامنے دلائل دیے تھے۔ یہ معاملہ کئی ہفتے جاری رہا تھا۔ اس وقت کے قادیانی خلیفہ مرزا ناصر احمد اور اس کے تین دیگر ساتھیوں کو بھرپور موقع دیا گیا کہ وہ اپنے مؤقف کے حق میں دلائل پیش کریں۔ مرزا ناصر احمد نے بہت پہلو بچانے کی کوشش کی مگر وہ اس سوال کا جواب پیش نہ کر سکے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والے ''کافر'' کیونکر ہیں؟ آج کے قادیانیوں کو یہ بات پیش نظر ضرور رکھنی چاہیے کہ کوئی کتنا بھی لبرل یا گناہگار مسلمان ہو، وہ یہ کبھی نہیں مان سکتا کہ ایک قادیانی تو بزعم خویش ''مسلمان'' ہونے کا دعویٰ کرے اور دوسرے مسلمانوں کو ''مسلمان'' ہی تسلیم نہ کرے۔

مرزا غلام احمد نے پریس کانفرنس میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے والی آئینی ترمیم کو اس لیے ''بڑی زیادتی'' کہا ہے کہ قادیانی قرآن کو آخری کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ بادیِ النظر میں یہ دلیل بڑی وزنی دکھائی دیتی ہے۔ اگر قادیانیوں کی اس دلیل اور دعویٰ کا اعتبار کر لیا جائے تو پھر یقین کرنا پڑے گا کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو اور اس وقت کی پارلیمنٹ کے ارکان انتہائی متعصب، ظالم اور جھوٹے لوگ تھے۔ عام آدمی یہی سمجھے گا کہ اُنھوں نے ''قرآن کو آخری کتاب اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے والوں'' کو خوامخواہ غیر مسلم قرار دے دیا۔ اگر حقیقت یہی کچھ ہوتی تو آج ہم بھی مان لیتے۔ مگر یہ حقیقت نہیں ہے۔ یہ محض تلبیس کوشی، دھوکہ، فریب اور لفظی بازی گری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قادیانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح آخری نبی نہیں مانتے جس طرح کہ عام مسلمان ختم

نبوت پر یقین رکھتے ہیں۔ قادیانی مرزا غلام احمد آف قادیان کو بھی ''محمد'' اور ''احمد'' سمجھتے ہیں اور اس کی ''نبوت'' کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ظل و بروز (سایہ اور عکس) قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی شخص ''ان کی طرح'' ہوسکتا ہے نہ ان کی نبوت کا ''ظل و بروز'' ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ ایسا دعویٰ اگر کوئی کرے گا تو اس کے جھوٹا اور مرتد ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ قادیانیوں کے ڈائریکٹر بتائیں کہ کیا وہ مرزا غلام احمد آف قادیان کی ظلی و بروزی نبوت پر ایمان نہیں رکھتے؟ مزید برآں ہمیں وہ سمجھائیں کہ ایک قادیانی شاعر کے ان اشعار کا مطلب کیا ہے؟

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

رہی بات قرآن مجید کو آخری کتاب ماننے کی۔ یہ دعویٰ بھی ناقابل اعتبار ہے کیونکہ قادیانیوں نے قرآن مجید کی آیات مبارکہ کی تفسیر کرنے میں جس طرح کی تحریف سے کام لیا ہے، وہ ان کے کافر ہونے کے لیے کافی دلیل ہے۔ لہٰذا قادیانیوں کا قرآن مجید کو آخری کتاب ماننے کا دعویٰ بے معنی ہے جب تک وہ مرزا غلام احمد کی خرافات اور گمراہ کن تعلیمات سے انکار نہیں کرتے۔ یہ تعلیمات صریحاً کفر پر مبنی ہیں۔ ہمارے ہاں بہت سارے لوگ قادیانیوں کی اس تلبیس کوشی کا شکار ہوجاتے ہیں اور قادیانیوں سے ہمدردی جتانا شروع کردیتے ہیں۔ جس شخص نے قادیانیوں کی کتابوں اور ان کے لٹریچر کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہو، وہ اس طرح کی غلط فہمی میں کبھی مبتلا نہیں ہوسکتا۔ کوئی آدمی اگر قرآن مجید کو آخری کتاب اور سیدالانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کو مسیح موعود یا ظلّی و بروزی نبی سمجھے۔ یہ دونوں دعوے ایک وقت میں نہیں کیے جاسکتے۔

لہٰذا یہ بات مسلّم ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیے جانے کا آئینی فیصلہ ہر اعتبار سے درست تھا۔ یہ فیصلہ مسلمانوں کو بہت پہلے کردینا چاہیے تھا۔ علامہ اقبال نے تو ۱۹۳۵ء میں اپنے مضمون میں تحریر کیا تھا کہ قادیانی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔ اُنھوں نے انگریز حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ قادیانیوں کو بھی سکھوں کی طرح الگ فرقہ قرار دے۔ علامہ اقبال نے دو مفصل مضامین تحریر کیے تھے اور بھرپور استدلال کے ذریعے اور فلسفیانہ اصولوں کی روشنی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ قادیانی تو پہلے دن سے غیر مسلم تھے، ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ نے تو محض رسمی کارروائی کی تھی۔ ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے مخالف بھی ان کے اس فیصلے کو سراہتے ہیں اور انھیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ کیا بعید ہے ان کا یہ تاریخی فیصلہ ان کی بخشش کا باعث بن جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہو۔ (آمین)

قادیانی ڈائریکٹر صاحب کہتے ہیں کہ کوئی مانے نہ مانے ہمیں مسلمان کہلانے کا حق اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ ہم بھی

اپنی رائے کے اظہار کا حق استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کوئی قادیانی مانے یا نہ مانے، وہ مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ ان عقائد اور تعلیمات کو نہ اپنا لے جو کسی کے مسلمان ہونے کے لیے بنیادی شرائط کا درجہ رکھتے ہیں۔ قادیانیوں کے عقائد قرآن وسنت سے مطابقت نہیں رکھتے۔ ان کا ظلی و بروزی نبوت کا نظریہ ایک گورکھ دہندہ ہے اور خود فریبی سے زیادہ کچھ نہیں۔ اگر وہ واقعی خلوص دل سے مسلمان کہلانا چاہتے ہیں تو انہیں دین اسلام میں پورا پورا داخل ہونا پڑے گا اور قادیانیت کی عینک اتار کر قرآن وسنت کی تعلیمات کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ یہ ''خدائی حق'' کا خود ساختہ تصور اتنا ہی باطل ہے جتنا کہ قرون وسطیٰ کی پاپائیت اور بادشاہوں کے ''خدائی حقوق'' کا تصور۔ یہ محض طفل تسلی ہے اور حقائق سے فرار کی ایک صورت، ورنہ اس طریقہ سے زبردستی کوئی مسلمان ہوسکتا ہے، عیسائی نہ یہودی۔ کسی بھی الہامی مذہب کا پیروکار ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس مذہب کی مکمل تعلیمات پر ایمان لایا جائے۔ ابھی چند ماہ پہلے مرزا ناصر احمد کے ایک پوتے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام لے آئے ہیں۔ دیگر قادیانی بھی اگر ''مسلمان'' کہلانا چاہتے ہیں تو ان کے لیے بھی واحد راستہ یہی ہے۔ خود ساختہ ومزعومہ ''خدائی حقوق'' کی Tunnel سے گزر کر وہ اسلام کے صراط مستقیم تک نہیں آسکتے۔

مرزا غلام احمد کے بیان کا وہ حصہ سخت قابل اعتراض ہے جس میں اُنھوں نے کہا:

''ہم اقلیت نہیں، مسلمان ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کے غلام ہیں اور کسی کی مجال نہیں کہ ہم سے یہ حق چھین سکے۔''

یہ بیان آئین پاکستان سے صریحاً بغاوت ہے۔ آئین پاکستان کی رُو سے قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں۔ اگر آج کوئی قادیانی یہ اعلان کرتا ہے کہ وہ اقلیتی کمیونٹی کا رکن نہیں، بلکہ اکثریتی جماعت یعنی مسلمانوں کی جماعت میں سے ہے، تو اس کا اعلان غیر آئینی، غیر قانونی اور غیر اسلامی ہے۔ قادیانیوں کی سوچ اور طرزِ عمل بے حد افسوس ناک ہی نہیں، اشتعال انگیز بھی ہے۔ قادیانیوں کی یہی وہ ضد ہے جو بالآخر فساد اور تصادم پر منتج ہوتی ہے۔ جب ان کے بارے میں مسلمانوں کی یہ متفقہ اور سوچی سمجھی رائے ہے کہ وہ 'مسلمان' نہیں ہیں تو پھر وہ 'مسلمان' کہلانے پر بضد کیوں ہیں؟ جو مسلمان اس معاملے کے متعلق شدید حساس واقع ہوئے ہیں، اس طرح کی باتیں سن کر ان کے جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں۔ وہ کسی صورت بھی قادیانیوں کو یہ اجازت دینے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ وہ ''مسلمان'' ہونے کا اس طرح علی الاعلان ڈھنڈورا پیٹیں۔ جب ایک شخص یہ کہتا ہے کہ ''کسی کی مجال نہیں'' تو فریق مخالف بھی ردِ عمل ظاہر کرسکتا ہے، ''اچھا تو مجال کی بات کرتے ہو'، تم مسلمان ہو کے دکھاؤ'' قادیانی ڈائریکٹر کا یہ لب ولہجہ کسی ''مظلوم اقلیت'' کے نمائندے کا اُسلوب نہیں ہوسکتا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہونے کا دعویٰ بھی محلِ نظر ہے۔ قادیان کے مرزا غلام احمد کا غلام کبھی بھی والیِ یثرب کا غلام نہیں ہوسکتا۔ جس طرح ایک مسلمان مرزا غلام احمد کا غلام نہیں ہوسکتا، اسی طرح کوئی قادیانی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام نہیں ہوسکتا۔ یہ محض سخن سازی اور فریب دہی ہے اور کوئی مسلمان یہ فریب کھانے کو تیار نہیں ہے۔ جب یہ سب کچھ ممکن ہی نہیں تو پھر قادیانی کس کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اپنے آپ کو یا کسی اور کو؟ انہیں ٹھنڈے دل سے یہ سوچنا چاہیے۔ جہاں تک ان سے حق چھین لینے کی بات ہے، یہ بھی مغالطہ آمیز ہے۔ جب اُنھوں نے اپنی مرضی اور خوش دلی سے مرزا غلام احمد کا غلام بننا قبول کرلیا ہے، تو پھر ان کے پاس کوئی ''حق'' رہ ہی نہیں جاتا جس کا استعمال کرتے ہوئے وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہونے کا دعویٰ کرسکیں۔ حق بغیر

استحقاق کے متعین نہیں ہوتا۔ قادیانی اس طرح کا کوئی استحقاق سرے سے رکھتے ہی نہیں ہیں تو پھر یہ مبارزت طلبی کا انداز کیونکر اپناتے ہیں؟ وہ پاکستان کے شہری ہیں اور بطور شہری کے انہیں تمام حقوق حاصل ہیں۔ مگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا حق حاصل کرنے کے لیے ریاست کی شہریت کا حصول ہی کافی نہیں ہے۔ یہ ایمان و یقین اور عقیدے کا معاملہ ہے، اس کا فیصلہ شہری حقوق کی میزان میں نہیں، بلکہ ایمان بالرسالت اور ختم نبوت کے معروف معیار اور میزان کے ذریعے ہی ہوسکتا ہے۔ قادیانی اطمینان رکھیں کہ وہ اقلیت تھے، اقلیت ہیں اور اقلیت رہیں گے۔ وہ خواہ مخواہ ''مسلمان'' ہونے کی ضد نہ کریں کیونکہ اس طرح کی باتوں کا فائدہ کچھ نہیں ہے۔ اگر وہ اس طرح کے دعوے کرتے رہیں گے تو صورت حال کے بگڑنے کے خدشات ہیں۔ ہمارے دانشور جو قادیانیوں کے مظلوم ہونے کے پراپیگنڈے پر یقین کرتے ہیں، انہیں مرزا غلام احمد کے مذکورہ بالا بیان کے اُسلوب پر ضرور غور کرنا چاہیے۔

مرزا غلام احمد نے شکایت کی ہے کہ قادیانی مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے، انہیں اذان دینے نہیں دی جاتی۔ حتیٰ کہ قرآن مجید کی آیات تک لکھنے کی اجازت نہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو پھر یہ سب شکایتیں بلا جواز ہیں۔ مساجد اور اذان تو شعائر اسلام ہیں۔ یہ مسلمانوں کی ثقافت اور دین کی پہچان ہیں۔ قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہوں کو ''مساجد'' کہنے اور ''اذان'' دینے کی اجازت نہیں دی جاتی تو اس میں احتجاج کی کیا گنجائش ہے۔ وہ کیوں چاہتے ہیں کہ اپنی عبادت گاہوں کو ''مساجد'' کہیں اور ان میں مسلمانوں کی طرح ''اذانیں'' دیں۔ وہ ایسا اس لیے چاہتے ہیں تاکہ لوگوں کو دھوکے میں مبتلا کر سکیں۔ وہ پوری دنیا میں اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر تبلیغ کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ ان کے ہاتھ پر ''اسلام'' بھی لے آتے ہیں مگر انہیں بعد میں پتہ چلتا ہے کہ اُنھوں نے ''قادیانیت'' کو اسلام سمجھ کر اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ یہ بہت بڑا دھوکہ ہے جو وہ اسلام کا نام استعمال کر کے دے رہے ہیں۔ جب قادیانی امت نے مسلمانوں سے اپنے جنازے تک الگ کر لیے تو اب وہ مسلمانوں کی طرح اذانیں دینے کی ضد کیوں کرتے ہیں؟ چودھری ظفر اللہ قادیانی نے قائداعظمؒ جیسے معتدل مزاج اور روشن خیال مسلمان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو اُنھوں نے جواب دیا: ''آپ مجھے ایک مسلم ریاست کا غیر مسلم وزیر یا ایک غیر مسلم ریاست کا مسلم وزیر سمجھ لیں۔'' اس طرح قادیانیوں کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود سے ان کے ایک مرید نے سوال کیا کہ کسی غیر احمدی کا اگر کوئی بچہ انتقال کر جائے تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے؟ اس کے جواب میں مرزا بشیر الدین محمود نے کہا: ''میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر کسی عیسائی یا ہندو کا بچہ فوت ہو جائے تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔'' اس طرح کی متعدد مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جب معروضی حقائق اس طرح کے ہوں تو 'مساجد' اور 'اذان' جیسے شعائر اسلام کو اپنانے کی خواہش رکھنا کیا معنی رکھتا ہے۔

معروف کالم نگار عطاء الحق قاسمی نے ۲۴ دسمبر ۱۹۹۱ء کے کالم میں تحریر کیا:

> '''احمدی' اور مسلمانوں میں جو چیز وجۂ نزاع بنی وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی ''نبوت'' کے علاوہ اس نومولود مذہب کی طرف سے مسلمانوں کی اس تمام ''ٹرمنالوجی'' پر قبضہ تھا جو بزرگانِ دین اور مقامات مقدسہ کے لیے مخصوص تھی، اپنے اصل مقاصد پر پردہ ڈالنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو ایسا ''نبی'' قرار دیا جو اپنی

شریعت نہیں لایا تھا، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شریعت کو نافذ کرنے کا دعویدار تھا۔ چنانچہ موصوف نے ظلی بروزی کی بحث بھی چھیڑی، خود کو احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا غلام ہی قرار دیا۔ لیکن ان کے 'صحابی' اس قسم کے شعر بھی کہتے رہے، جن کا ذکر اس مضمون کے شروع میں کیا گیا ہے۔

مرزا غلام احمد نے کہا ہے کہ تمام احمدی محبّ وطن ہیں'۔ نجانے ''محبّ وطن'' ہونے سے ان کی مراد کیا ہے؟ آخر یہ کیسی ''حب الوطنی'' ہے جو قادیانیوں کو اسرائیل میں اپنا مشن قائم کرنے سے باز نہیں رکھتی؟ کیا قادیانی ڈائریکٹر اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی کی تردید کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر اس ''حب الوطنی'' کا ڈھنڈورا پیٹنے کا کیا فائدہ ہے؟ مرزا غلام احمد کا یہ بیان درست معلوم نہیں ہوتا کہ کلمہ طیبہ پڑھنے اور ''السلام علیکم'' کہنے پر قادیانیوں کو سالوں کی سزائیں سنائی گئیں۔ ہم ان سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ غیر مسلم ہوتے ہوئے مسلمانوں کے کلمہ طیبہ پڑھنے اور ''السلام علیکم'' کہنے میں اس قدر دلچسپی کیوں رکھتے ہیں؟ اگر ان کے ''نبی'' نے اپنی ''امت'' کے لیے کوئی کلمہ ایجاد نہیں کیا تھا تو وہ خود اسے ایجاد کر لیں۔ ہمارے بعض مسلمان جو قادیانی ذہنیت سے کما حقہٗ آگاہ نہیں ہیں، وہ بھی خیال کرتے ہیں کہ اگر قادیانی کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تو پڑھنے دیں۔ وہ دراصل بہت سادہ لوح واقع ہوئے ہیں۔ انہیں جان لینے کی ضرورت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ظلی و بروزی نبوت پر ایمان لانے کے بعد ان کے پیروکار ''محمد الرسول اللہ'' میں ظلی و بروزی نبی کا تصور ذہن میں رکھتے ہیں۔ کیا اس خیال کے ساتھ قادیانیوں کو مسلمانوں کا کلمہ پڑھنے کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

قادیانی ڈائریکٹر کی پریس کانفرنس کی تفصیلات پڑھ کر ایک عام مسلمان پریشان ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ۲۸ مئی کو قادیانیوں کی عبادت گاہوں میں ہونے والی دہشت گردی کو قادیانی اپنے حق میں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ بلاشبہ یہ انتہائی گھناؤنی واردات تھی۔ اسلام میں اس کی ہرگز گنجائش نہیں ہے۔ اگر کوئی اس طرح اقلیتوں کی عبادت گاہوں پر حملوں کو ''جہاد'' کا نام دیتا ہے تو اس کا دعویٰ اتنا ہی باطل ہے جتنا کہ قادیانیوں کا یہ دعویٰ کہ وہ مسلمان ہیں، اقلیت نہیں۔ اسلامی شریعت کی رُو سے ریاست مسلمان اور غیر مسلم اقلیتوں کے جان و مال کے تحفظ کی ذمہ دار ہے۔ اس بارے میں کسی تفریق اور امتیاز کو روا رکھنا درست نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں پاکستان کے قادیانیوں نے کوئی ایسا جرم نہیں کیا کہ ان کی عبادت گاہوں کو ہولناک دہشت گردی کا نشانہ بنایا جائے۔ یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ علمائے دین نے قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر حملہ کر کے ان کو جان سے مار دینے کی حمایت کبھی نہیں کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی ۱۹۰۸ء میں اپنی فطری موت مرا، حالانکہ ۱۸۹۲ء میں دوسو علماء کرام نے اس کے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ اس کے بعد اس کے خلفاء بھی اپنی موت مرے، انہیں کسی نے قتل نہیں کیا۔ پرویز مشرف کے دور میں قادیانیوں کو مراعات حاصل رہیں مگر ان کی عبادت گاہوں پر ایسے حملے نہ ہوئے۔ غرض اس طرح کی کارروائی ہر اعتبار سے قابل مذمت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں نے اس واقعہ کی بھرپور مذمت کی ہے۔ مگر یہ مناسب نہیں ہے کہ قادیانی اس ہمدردی کی لہر کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے پارلیمنٹ کی آئینی ترمیم کو واپس لینے کی تحریک شروع کر دیں اور اپنے ''مسلمان'' ہونے کا اعلان کریں۔ اس کا ردّعمل سامنے آ سکتا ہے اور ممکن ہے قادیانی اس ہمدردی سے بھی اپنے آپ کو محروم کر دیں جو انہیں آج ہر طرف سے مل رہی ہے۔